رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

غوثِ پاک

کا خاندان

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سوسکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نُور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔(جامع صغیر، حرف الزاء، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم "**سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خاندان**" کی شان و عظمت مثلاً غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِما (یعنی والد اور والدہ، Parents) کا تقویٰ، آپ کے نانا جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حالات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی کرامت اور اس کے علاوہ بہت سارے **معلوماتی مَدَنی پُھول** سُنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کریں۔

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت عالیشان گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد وتقویٰ کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ آپ کی والدہ کا نام "**فاطمہ بنتِ شیخ عبدُاللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما**"، والدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کُنْیَت "**اُمُّ الْخَیْر**" جبکہ لقب "**اَمَۃُ الْجَبَّار**" تھا۔(سیرتِ غوث اعظم، ص۲۷ملخصًا) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نامِ مبارک "**سیّد موسیٰ**" کُنْیَت "**ابُوصالح**" جبکہ لقب "**جنگی دوست**" ہے۔ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نِسبَت سے حَسَنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وَقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔(غوثِ پاک کے حالات، ص۱۶، ۱۵ملخصًا)

اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۵)

آیئے! سب سے پہلے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والِدَین کرِیمَین کے تقویٰ و پرہیز گاری سے مُتَعَلِّق ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں۔

والِدَینِ غوثِ پاک کا تقویٰ

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب (Apple) بہتا ہوا آیا، آپ نے اسے کھالیا۔ سیب کھانے کے بعد آپ پر خوفِ خدا کا غلبہ ہوا اور آپ اس طرح فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے لگے کہ نہ جانے یہ سیب کس کا تھا؟ اور کیا اس طرح

نامعلوم سیب کھانا میرے لئے حلال ہو سکتا ہے؟ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ اپنا قصور مُعاف کروانے کیلئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کِنارے کِنارے چل دیئے۔ ایک لمبا سفر کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دریا کے قریب ایک نہایت عظیمُ الشّان عمارت نظر آئی، جس میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت لگا ہوا تھا، جس کی شاخوں پر پکے ہوئے سیب لگے ہوئے تھے اور سیبوں سے بھری یہ شاخیں پانی پر پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا، وہ اسی درخت کا ہے، چنانچہ آپ نے لوگوں سے اس درخت کے مالک کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ اس باغ کے مالک تو اپنے زمانے کے مشہور عابد و زاہد حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

غوثِ پاک کے نانا جان کا تعارف

یاد رہے! حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جِیلان شریف کے بزرگوں میں سے تھے، جو نہایت مُتَّقِی و پرہیز گار اور باکمال وَلِیُّ اللہ تھے، چنانچہ

سیدنا عَبْدُ اللہ صومعی کا مقام و مرتبہ

حضرت علامہ شیخ ابو محمد اَلدّارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعائیں بہت جلد قبول ہو جاتی تھیں۔ آپ کا مقام و مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں اتنا بلند و بالا تھا کہ اگر آپ کسی شخص سے (کسی شرعی وجہ کے سبب کبھی) ناراض ہو جاتے تو اللہ کریم اس شخص سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوش ہو جاتے تو اللہ پاک اس کو انعام واکرام سے نوازتا۔ آپ کا جذبہ جوانوں سے زیادہ پُر جوش تھا، جسمانی کمزوری کے باوجود بھی آپ کثرت سے نوافل ادا فرماتے اور ذکر و اَذکار میں مشغول رہتے تھے۔ اللہ پاک کی عطا سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے اکثر غیب کی خبریں بتادیا کرتے تھے اور جیسا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہوتا حقیقت

میں بھی ویسا ہی ہو جایا کرتا تھا، بِلاشُبہ یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک شاندار کرامت تھی۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۲ ملخصاً)

بہر حال جب حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو باغ کے مالک حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق علم ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بغیر کسی تاخیر کے ان کی خِدمتِ بابرکت میں حاضر ہو گئے اور سارا ماجرا عَرض کرنے کے بعد ان سے مُعافی چاہی۔ حضرت عبدُاللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ ولایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے، لہٰذا آپ بھانپ گئے کہ یہ شخص اللہ کریم کے مقبول بندوں میں سے ایک بندہ ہے، جبھی تو اپنا قصور معاف کروانے کی خاطر اتنا لمبا سفر کر کے یہاں تک آیا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کی بات سُن کر فرمایا: بارہ (12) برس ہماری خدمت میں رہو گے، تب ہی معافی ملے گی، قربان جائیے! حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر جنہوں نے بغیر کسی بحث و تکرار کئے، اس شرط کو بخُوشی منظور فرمالیا اگرچہ شرعاً اس طرح قصور مُعاف کروانا لازم نہ تھا اور بارہ (12) سال تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر آپ کی خدمت کرتے رہے۔ جب 12 سال پورے ہو گئے تو اگلا امتحان (Next trial) آپ کا استقبال کرنے کے لئے تیار تھا اور اس دفعہ کا امتحان شاید پچھلے امتحان سے عجیب اور سخت تھا، وہ یہ کہ ولیِ کامل حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ سے فرمایا: ایک خِدمت اور بھی ہے اور وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے، جس میں چار (4) عیب ہیں، (1) آنکھوں سے اندھی ہے، (2) کانوں سے بہری ہے، (3) ہاتھوں سے معذور ہے اور (4) پاؤں سے لنگڑی (اپاہج) ہے، تمہیں اس سے نکاح بھی کرنا ہو گا اور دو (2) سال تک مزید میری خدمت بھی کرنی ہو گی، اس کے بعد جہاں تمہارا جی چاہے چلے جانا۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ، خوفِ خدا

کے پیکر اور مدنی سوچ رکھنے والے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شرط کو بھی قَبول فرمالیا۔ اب آپ کا دوسرا امتحان بھی شروع ہو گیا، حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی شہزادی کا نکاح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کر دیا، نکاح کے بعد جیسے ہی اپنی زوجہ سے آپ کا آمنا سامنا ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گئے کیونکہ نگاہوں کے سامنے جو منظر دکھائی دے رہا تھا وہ بتائی گئی صورتِ حال کے بالکل ہی اُلٹ (Opposite) تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ کے تو تمام ہی اَعضا صحیح وسالم ہیں اور ان کے حُسن وجمال کے آگے چودھویں رات کا چاند بھی شرما رہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی نئی نویلی دلہن کے قریب تک نہ گئے بلکہ وہیں سے واپس پلٹ آئے اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ماجرا بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں! تمہاری زوجہ وہی ہے جسے تم ابھی ابھی دیکھ کر آرہے ہو، بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اپنی لڑکی کی جو جو باتیں تم سے بیان کی تھیں وہ سب کی سب اس میں موجود ہیں، "وہ آنکھوں سے اندھی ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"نامَحرم کیلئے اس کی آنکھیں اندھی ہیں"**، "کانوں سے بہری ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"ناحق بات سُننے کیلئے اس کے کان بہرے ہیں"**، "ہاتھوں سے معذور ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"غیر مردوں کو چھونے کیلئے اس کے ہاتھ معذور ہیں"** اور "پاؤں سے معذور ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"اپنے شوہر کے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اس کے پاؤں لنگڑے ہیں"**۔ جب آپ نے حضرت سَیِّدُنا عبداللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانی اپنی نئی نویلی دلہن کے متعلق وضاحتیں سنیں تو آپ کے دل کو قرار آگیا، آپ کے دل میں اپنی زوجہ کی اہمیت اُجاگر ہو گئی اور اللہ پاک کے فضل وکرم سے آپ کو اپنے زمانے کے زبردست وَلِیُّ اللہ کی بہت سی اچھی خوبیوں سے آراستہ خوبصورت اور خوب سیرت بیٹی کا شوہر بننے کا شرف نصیب ہوا۔ (سیرتِ

غوثِ اعظم، ص۲۶ ملخصًا)

شہا! کاش قُفلِ مدینہ لگا لوں زباں پر بھی اور آنکھ پر غوثِ اعظم
شہا نفسِ اَمّارہ مَغلوب ہو اب ہو شیطان کا دُور شَر غوثِ اعظم
تمہیں میرے حالات کی سب خبر ہے پریشاں ہوں میں کس قدر غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مدنی پھول حاصل ہوئے، آیئے! ان مدنی پھولوں کی مہکی مہکی خوشبوؤں سے ہم بھی اپنا حصہ لینے کے لیے نہایت توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں:

(1) اللہ پاک کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے معاملے میں انتہائی حُسّاس ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا والے ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے فکرِ آخرت کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں، ایک گُمنام سیب کھانے کے بارے میں اپنا محاسبہ کرنا بھی اللہ پاک کے نیک بندوں کی صفات میں شامل تھا، اللہ پاک کے نیک بندے اپنے قصور کو معاف کرانے کی خاطر کئی کئی جتن کرتے ہیں۔

اب ذرا ہم بھی اپنا احتساب کریں کہ کیا ہمارے اندر بھی یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں؟ کیا ہم بھی بندوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرتے ہیں؟ کیا ہمارے دل بھی خوفِ خدا سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہیں؟، کیا ہم بھی اپنے قصور معاف کروانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں؟ ، افسوس! آج کل تو قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں، آج بڑی بے شرمی کے ساتھ **جائیدادوں پر قبضے** کر لیے جاتے ہیں، اسلحے کے زور پر غریب اور کمزور لوگوں سے **پیسے اور موبائل چھین** لیے جاتے ہیں، آج **بے رحم و ظالم لوگ** پیسے کے نشے میں مَست ہو کر چھوٹے

چھوٹے بچوں اور بچیوں کو **اِغوا** کرکے یا توان بیچاروں کو جان سے ہی مار دیتے ہیں یا والدین سے **اِغوا برائے تاوان** کے نام پر پیسے لُوٹ کر گویا اپنے لیے کوئی بہت بڑی کامیابی سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ **ظالم ونادان** لوگ اپنی دُنیا وآخرت کو تباہ وبرباد کررہے ہیں، جی ہاں! کبھی تو جیتے جی دُنیا میں ہی ایسے ظالم لوگ دوسروں کے لیے نشانِ عبرت بن جاتے ہیں یا کبھی **کُتّے کی موت مارے** جاتے ہیں، مگر یہ ظلم وزِیادتی کا کتنا بُرا نشہ لگا ہوا ہے کہ اِس سے عبرت حاصل نہیں کرتے، **یاد رکھئے!** ابھی تو یہ سب آسان (Easy) لگ رہا ہو گا، لیکن قِیامت میں بہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "جو دُنیا میں کسی کے تقریباً تین (3) پیسے دَین (یعنی قرض) دَبالے گا، بروزِ قِیامت اس کے بدلے سات سو (700) باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔" (فتاویٰ رضویہ، ۲۵/ ۶۹)

حقوق العباد! آہ! ہو گا مِرا کیا! کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی
(وسائل بخشش مرمم، ص۱۱۰)

بے سبب اے خدا کردے بخشش حشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسش
نام غفّار مولیٰ ترا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۵)

(2) دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ پہلے کی خواتین میں نامحرموں سے **شرعی پردہ** کرنے کا مدنی جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، جیسا کہ سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں ہم نے سنا، یہی وجہ ہے کہ ان کی نسلوں میں اولیائے کاملین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین پیدا ہوا کرتے تھے۔ مگر آہ! اب تو ہر طرف بے پردگی و بے حیائی کی آفت نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ طِب، سفر، تعلیم، بینکنگ، صحت، کھیل، تجارت، میڈیا اور ٹیلی کام وغیرہ مختلف شعبہ جات میں بے

پردگی عام ہوتی جارہی ہے، دُنیوی شعبہ جات میں عوامی رہنمائی اور خدمت کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ (Department) ہو جہاں بے پردہ اور ماڈرن عورتیں موجود نہ ہوتی ہوں۔ اسی طرح منگنی، شادی، ولیمہ، عیدِ سعید، سالگرہ، عقیقہ، ویلن ٹائن ڈے، نیوائیر نائٹ، بسنت اور جشنِ آزادی کے مواقع پر بھی اکثر خواتین چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرکے سرِ عام بے حیائی کے تمام ریکارڈز توڑ ڈالتی ہیں۔ حالانکہ اللہ کریم نے عورتوں کو اپنے گھروں میں ٹھہری رہنے کا حکم اور شرعی ضرورت و حاجت کے بغیر اپنے گھروں سے نکلنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْ تِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّ جْنَ تَبَرُّ جَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاھِلیَّت کی بے پردگی۔

تفسیرِ صراطُ الْجِنَان جلد 8 صفحہ نمبر 21 پر اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یعنی جس طرح پہلی جاہلیت کی عورتیں بے پردہ رہا کرتی تھیں اس طرح تم بے پردگی کا مظاہرہ نہ کرو۔ اگلی اور پچھلی جاہلیت کے زمانے سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اِتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور مَحاسن کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے آخری زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے۔ (خازن، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۳/۴۹۹، جلالین، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۳۵۴، ملتقطاً)

آیئے! مل کر بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

دیدے پردہ بہو بیٹیوں کو ماؤں بہنوں سبھی عورتوں کو

ہم سبھی کو حقیقی حیا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) تیسرا مدنی پھول یہ ملا کہ جو ماں باپ متقی و پرہیز گار، عبادت گزار، شرم و حیا کے پیکر اور مدنی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں تو یہی خصوصیات ان کی اولاد میں بھی منتقل ہو جاتی ہیں اور اللہ پاک ایسوں کی نسلوں کو بھی سنوار دیتا ہے، جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک انسان کی نیکو کاری سے اس کی اَولاد اور اَولاد، دَر اَولاد کی اِصلاح فرما دیتا ہے، اُس کی نسل اور اُس کے پڑوسیوں میں اُس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ پاک کی طرف سے امان میں رہتے ہیں۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور، ۴۲۲/۵)

فکر کی بات یہ ہے کہ ماں باپ ہی اگر فیشن کے مَتوالے ہوں گے، ماں باپ ہی فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کے شیدائی ہوں گے، ماں باپ ہی بے عملی کا شکار ہوں گے، ماں باپ ہی ضروری دِینی مسائل سے ناواقف ہوں گے، ماں باپ ہی سُنّتوں سے منہ موڑے ہوئے ہوں گے، ماں باپ ہی بے پردگی و بے حیائی اور طرح طرح کے باطنی امراض کا شکار ہوں گے تو ایسوں کی اولاد کم ہی با عمل و باکردار اور عاشقِ رسول بن پاتی ہو گی۔ لہٰذا ماں باپ کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ خود عِلم و عمل کے زیور سے آراستہ ہوں خصوصاً فرض عُلوم سیکھیں، نمازِ پنجگانہ کا اِہتمام کریں، تِلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنائیں، سُنّتیں اپنائیں، شرم و حیا کے پیکر بنیں اور اپنے ظاہر و باطن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سنوارنے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنی اَولاد کی صحیح معنوں میں مدنی تربیت کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

یاد رکھئے! اَولاد کی درست اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کرنا، والدین کی اہم ترین ذمہ داریوں میں شامل ہے، چنانچہ

پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ۲۸، التحریم:۶)

تفسیرِ صراطُ الْجِنان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں مسلمان پر اپنی اِصلاح کرنا ضروری ہے، وہیں اَہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اس پر لازم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں، ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دِلوائے، یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ یہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ۱۰/۲۲۱) اللہ کریم تمام والدین کو اپنی اور اپنی اولاد کی درست اسلامی طریقے کے مطابق مدنی تربیت کر کے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رہے شاد و آباد میرا گھرانہ کرم از پئے مُصطفٰے غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا اصلاحِ اُمّت اور اُمّتِ مُصطفٰے کی خیر خواہی کا بہترین ذریعہ ہے، یہ وہ عظیمُ الشّان کام ہے، جس کو تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ

السَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بہترین انداز میں سر انجام دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اللہ پاک کے مقبول ولی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سینہ بھی اِصلاحِ اُمّت اور اُمت کی خیر خواہی کے مقدس جذبے سے سرشار تھا، لہٰذا آپ نے نبیوں اور ولیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت کے اس عظیم فریضے کو اچھی طرح انجام دیا۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نیکی کی دعوت دینے کے انداز پر مشتمل ایک دلنشین واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

شراب کے مٹکے توڑ دیئے

حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن جامع مسجد کی طرف جارہے تھے، دیکھا کہ بادشاہِ وَقْت کے چند مُلازِم شَراب کے مٹکے سروں پر اُٹھائے، بادشاہ کے محل کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ منظر دیکھا تو بُرائی سے روکنے کے مُقدَّس جذبے سے سرشار ہو کر آگے بڑھے اور ان کے مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ کے رُعب و دَبْدَبے، جَلال اور بزرگی کو دیکھ کر کسی بھی مُلازِم کو کچھ کہنے کی ہِمّت نہ ہوئی لیکن انہوں نے جاتے ہی بادشاہ کے سامنے سارا واقِعہ بیان کر دیا۔ بادشاہ نے کہا: سیِّد موسیٰ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو فوراً میرے دربار (Court) میں پیش کرو!۔ چُنانچہ حضرت سیِّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دربار میں تشریف لے آئے تو بادشاہ نے غُصّے میں جل بُھن کر پوچھا: آپ کون ہوتے ہیں میرے مُلازمین کی محنت کو ضائع کرنے والے؟ حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرض اَدا کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والے) مُقرَّر کئے گئے ہیں؟ حضرت سَیِّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ کے اس اِرشاد سے خلیفہ

پر ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ وہ گھٹنوں پر سَر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد سَر اُٹھا کر عَرض کی: حُضُور! مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت تھی؟

حضرت سید ابُو صالح مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے اور تمہیں دُنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذِلّت سے بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ خلیفہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمتِ اَقْدس میں عَرض گُزار ہوا: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے) کے منصب پر مامُور ہیں۔ آپ نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے مامُور ہوں، تو پھر مجھے مخلوق کی طرف سے مامُور ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اُسی دن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"جنگی دوست"** کے لَقَب سے مشہور ہوگئے۔ (غوث پاک کے حالات، ص۱۶ ملخصاً)۔

آیئے! شہنشاہِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ناناجان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں:

مجھے تم یارسولَ اللہ دے دو جذبۂ تبلیغ　　　شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۳۲)

شخصیات کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے، اللہ والے اُونچے منصب والوں کی خُوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، اللہ والے دنیوی عہدوں پر فائز لوگوں کو بُرائی میں مُبْتَلا دیکھ کر خاموش نہیں رہ پاتے، اللہ والے اُنہیں بھی نصیحت (Advice) کے مَدَنی پھول اِرشاد فرماتے ہیں۔ کیونکہ دولت مندوں کی

خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قَناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے۔

یاد رہے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچہ مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی دِین جاتا رہا۔ (کَشْفُ الْخِفاء، ۲/ ۲۱۵، رقم: ۲۴۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے، مَنوانا ہمارا کام نہیں ہے۔ البتہ اگر کہیں کسی غیر شرعی کام کو روکنے کی قُدرت (Power) ہے، تو اسے روکنا بھی ضروری ہوگا۔

یاد رہے! نیکی کی دعوت کے چند مراتب ہیں۔ آیئے! ان مراتب کی کچھ تفصیل سنتے ہیں، چنانچہ حُجّۃُ الاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نیکی کی دعوت کے مَراتِب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) کسی جاہل کو حق بات بتانا۔ یعنی جسے شَرعی حکم مَعْلُوم نہ ہو، اس کو شَرعی حکم بتانا۔ (مثلاً سُود کا لَین دَین کرنے والے کو یہ بتانا کہ یہ کام حرام ہے، لہٰذا آپ کو اس سے ضَرور بچنا چاہیے) (2) نَرم گُفتگو کے ذَریعے وَعظ و نصیحت کرنا۔ (جیسے غیبت کرنے والے کو سمجھاتے ہوئے نَرم لہجے میں کہنا: پیارے بھائی غیبت کرنا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پھر آپ کیوں غیبت کے گُناہ میں مبتلا ہوتے ہیں؟ براہِ کرم! غیبت کرنے سے بچئے اور اپنا یہ ذِہن بنایئے! غیبت کریں گے نہ غیبت سُنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ (3) (نیکی کی دعوت دینے کا تیسرا دَرَجہ یہ ہے کہ خِلافِ شریعت کام کرنے والے کو) بُرا بھلا کہنا اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ بُرا بھلا کہنے سے مُراد یہاں فحش کلامی نہیں بلکہ (اُستاد کا اپنے شاگرد، والدین کا اپنی اَولاد اور پیر کا اپنے مُرید کو) اس طرح کہنا: "اے

جاہل! اے نادان! اے ناسمجھ! کیا تُو اللہ پاک سے نہیں ڈرتا" یا اسی طرح کے دیگر الفاظ اِستعمال کرنا۔ (4)(عہدہ و منصب کے) غَلَبے کے ذَریعے عملاً روکنا مثلاً آلاتِ لَہو و لَعِب توڑ دینا، شراب کو بہا دینا، ریشمی لباس کو پھاڑ دینا اور زبردستی کسی کا حق چھیننے والے سے چھینے ہوئے کپڑے چھین کر مالک کو لوٹا دینا۔ (یہ آخری دَرَجہ اہلِ اِقتِدار و حکومت کیلئے ہے) (احیاء العلوم، ۲/۱۲۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کے بیان کردہ مَراتِب پر ہر ایک کو عمل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کی چند صورتیں ہیں۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"بہارِ شریعت"** جلد 3 صفحہ نمبر 615 پر ہے: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے) کی کئی صُورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف (نیکی کی عوت دینا) واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں، خصوصاً سیٹھ، والدین، بڑے بھائی بہن، دِینی منصب والوں مثلاً پیر و مُرشِد، امام صاحب، اساتذہ وغیرہ کو اس صورت میں اپنے ماتحتوں اور چھوٹوں کے بارے میں غور کرنا لازم ہے۔ (2) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) تَرک کرنا (یعنی چھوڑ دینا) اَفضل ہے، (3) اگر یہ مَعلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبر نہ کرسکے گا یا اس کی وَجہ سے فِتنہ و فساد پیدا ہو گا، آپس میں لڑائی ٹَھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفضل ہے، (4) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے تو صَبر کرلے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے منع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص راہِ خدا میں لڑنے والا ہے، (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِختیار ہے اور اَفضل یہ ہے کہ اَمر

کرے (یعنی نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے۔)

ہمارے معاشرے میں عام طور پر یہ آخری صورت بکثرت پائی جاتی ہے (یعنی معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے)، اس پر عمل کرکے ثواب کمانا چاہیے، مزید اس کا فائدہ یہ بھی ہو گا کہ جب بُرائی کے خلاف بولنے والے بڑھیں گے تو بُرائیاں ختم ہونا شروع ہوجائیں گی اور ہر گھر **امن کا گہوارہ** بننا شروع ہوجائے گا، ہر طرف **سُنّتوں کی مدنی بہاریں** آجائیں گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبتوں کی فضاؤں** میں تبدیل ہونا شروع ہوجائیں گی، کئی کئی سالوں سے **بچھڑے ہوئے خاندان** آپس میں مِل جائیں گے، رُوٹھے ہوئے مان جائیں گے، **صحابہ و اہلبیت** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے مبارک دَور کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدہ محترمہ کے اوصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آیئے! اب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں بھی کچھ سنتے ہیں۔ یاد رہے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ اُمُّ الخیر حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا (اپنے) وقت کی انتہائی نیک سیرت خاتون اور تقویٰ و پرہیز گاری کی پیکر تھیں۔ (سیرتِ غوث اعظم، ص۵۱ ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا دیگر بہت سی بہترین خوبیوں سے بھی آراستہ تھیں

مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی ذات میں ایک خاص (Special) بات یہ بھی تھی کہ آپ تلاوتِ قرآن کی بہت شیدائی تھیں اور اس قدر کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا معمول بن چکا تھا کہ محبوبِ رحمانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے شکمِ اطہر میں رہ کر پورے اٹھارہ (18) پارے یاد کر لئے تھے، چنانچہ

18 پارے سنا دیئے

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پانچ سال کی عمر میں پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی، پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے سنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے۔ کہا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔ (رسالہ منے کی لاش ص4 ملخصا)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سَر بَھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا اَولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: اے ہمارے غوثِ پاک! آپ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین کے سروں سے بھی آپ کا قدم اُونچا ہے، آپ کے مبارک سر کا مقام ہم بھلا کیسے جان سکتے ہیں کیونکہ آپ کے قدموں کا حال یہ ہے کہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین انہیں چومنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے بچوں کی اَمّی اور اپنی محرمات (مثلاً والدہ، بہن وغیرہ) بلکہ

اپنے رشتہ دار اسلامی بھائیوں کے بارے میں بھی یہ غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں اور انہیں **دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھنا** آتا ہے؟ نماز میں کی جانے والی تلاوت اور پڑھی جانے والی تسبیحات و اذکار کیا ہم درست طریقے سے پڑھتے ہیں؟ اس کی درستی کے لیے ہم نے کوئی انتظام کیا؟ (مثلاً مدارس المدینہ، مدرسۃ المدینہ بالغان، مدرسۃ المدینہ بالغات یا بذریعہ انٹرنیٹ Online قرآنِ کریم سیکھنے کا اہتمام کیا؟) ہم نے اس کے لیے کیا کوشش کی؟ جی ہاں! مشکل سے **اینڈرائیڈ موبائل** (android Mobile) اور نہ جانے کتنی ہی **ایپلی کیشنز** (Applications) چلانا تو آتی ہیں، مگر افسوس! **قرآنِ کریم** دیکھ کر پڑھنا نہیں آتا، بدقسمتی سے اِتنا بھی نہیں آتا کہ جس سے **نماز** ہی دُرست ہو سکے، کیونکہ یہ سیکھنے لیے نہ ہمیں شوق ہے نہ جذبہ ہے اور نہ ہی وقت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، غور کیجئے! کہیں! **سوشل میڈیا** (Social Media) اور **اِنٹرنیٹ کا غلط اِستعمال** کہیں ہمارے قیمتی وقت کو تباہی کی طرف تو نہیں دَھکیل رہا۔ اللہ پاک ہمیں وقت کی قدر کرتے ہوئے تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جس طرح ہمارے **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے **شوقِ تلاوت** کا پتا چلا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ **حضور غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی ولی ہیں، آپ کی کرامات کا ظہور آپ کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو گیا تھا اور والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے شکمِ اَطہر سے ہی 18 پارے یاد فرما کر دنیا میں جلوہ گر ہوئے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی کچھ نہ کچھ وقت نکال کر تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت پائیں، سیکھے ہوئے ہیں تو دُوسروں کو سکھائیں، بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائی **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں پڑھیں یا پڑھائیں اور بڑی عمر کی (بالغہ) اسلامی بہنیں **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھیں یا پڑھائیں، اپنے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو مدارس المدینہ میں داخل

کروائیں۔ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں کچھ نہ کچھ وقت دے کر اپنی قبر و آخرت کو بہتر سے بہترین بنانے کی کوشش کریں۔یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی اِنْعامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔☆مدنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں،☆مدنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے تلاوتِ قرآنِ پاک کرنے سننے کا ذوق وشوق بیدار رہوتا ہے۔ آیئے!ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنئے، چنانچہ

مدنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو اُن کے علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُن کے بڑے بھائی جان کو مدنی اِنعامات کا ایک رِسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مُخْتَصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اِسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست طریقہ دیا گیا ہے۔مدنی انعامات کا رِسالہ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مُبارک بھی سجالی اور مَدَنی انعامات کا رِسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

جو اپناتے ہیں **"مَدَنی اِنعام"** اکثر انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے نانا جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ولایت

کے بلند منصب پر فائز تھے، جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے والدِ محترم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ آسمانِ ولایت کا روشن ستارہ تھے، جس طرح ہمارے غوث پاک کی والدہ ماجدہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہا اللہ پاک کی مقبول ولیّہ تھیں، اسی طرح ہمارے غوثِ پاک کی پھوپھی جان (Father's sister) کو بھی اللہ کریم نے ولایت کا مرتبہ عطا فرمایا تھا، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہا ایک باکرامت ولیہ تھیں اور آپ کا مقام و مرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس قدر بلند و بالا تھا کہ لوگ بارش کے لئے دعائیں کروانے کے لئے آپ کی پاک بارگاہ میں حاضری دیا کرتے اور اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرتے۔

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی پھوپھی جان کی ایک ایمان افروز کرامت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

غوثِ پاک کی پھوپھی جان

ایک دفعہ جیلان میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی ہوگئی، لوگوں نے نمازِ اِستِسقَاء (اِس۔تِس۔قاء یعنی بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدہ اُمِّ عائشہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست (Request) کی، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے ربِّ کریم! میں نے تو جھاڑو دے دی، اب تُو چھڑکاؤ فرمادے (یعنی بارش سے سیراب فرمادے)۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے بارش برسنا شروع ہوگئی، لوگ اپنے گھروں کو اس حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور پُورا جیلان خوشحال ہوگیا۔

(بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۳ ملخصاً)

بخش دے میری ساری خطائیں کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں

برسا دے رَحمت کی برکھا یااللہ میری جھولی بھردے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاندانِ غوثِ اعظم کی یہ شان ہے تو ان کے نانا جان کے خاندان، والدینِ مصطفےٰ، اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم اوراُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنۡھُنَّ اَجۡمَعِیۡن کی کیا آن بان اور کیا ہی شان ہو گی اور جنہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت پائی، ان چمکتے دَمکتے ستاروں کا کیا مقام ہو گا؟

ہر صحابیِ نبی	جنّتی جنّتی	چار یارِ نبی	جنّتی جنّتی
صِدِّیق و عمر	جنّتی جنّتی	عثمانِ غنی	جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی	جنّتی جنّتی	معاویہ اور علی	جنّتی جنّتی
حسن اور حسین بھی	جنّتی جنّتی		

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی صحبت کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کی صحبت بگڑیاں بنادیتی ہے،اولیائے کرام کی صحبت شیطان سے بچنے کا کامیاب ترین ہتھیار ہے،اولیائے کرام کی صحبت شیطان کے واروں کو پہچاننے کا زبردست ذریعہ ہے،اولیائے کرام کی صحبت ربِّ کریم کی پہچان کا ذریعہ ہے،اولیائے کرام کی صحبت نیکیوں کا حریص اور گناہوں سے نفرت کرنے والا بنادیتی ہے،اولیائے کرام کی صحبت دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ ہے،اولیائے کرام کی صحبت ولایت کی منزل تک پہنچادیتی ہے۔الغرض اولیائے کرام کی صحبت میں رہنے والا انسان ان کے فیوض وبرکات سے خوب مالامال ہوتا اور رضائے الٰہی پانے میں

کامیاب ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اللہ کریم کے مقبول ولی بلکہ ولیوں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ طاقت و قوت بخشی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شیطان کے خفیہ واروں کو نہ صرف اچھی طرح پہچانتے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے ان کو ناکام بنانے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

آیئے! سنتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی برکت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا شیطان کے وار سے کیسے محفوظ رہیں، چنانچہ

شیطان کے خفیہ وار کو ناکام بنادیا

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے سَیِّد شیخ عبدالجبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بھی والدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہ جگہ چراغ کی طرح روشن (bright) ہو جاتی۔ ایک موقع پر میرے والدِ محترم سیدنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی ان کی نظر اس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی غائب ہو گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ چراغ درحقیقت شیطان تھا، جو تمہاری خدمت کرتا تھا اور تمہیں گمراہ کرنے کے لیے آتا تھا، اس لیے میں نے اسے ختم کر دیا، اب میں تمہاری اس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں، چنانچہ اس کے بعد جب بھی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہاں ایسی روشنی ہو جاتی جیسے چاند کی چاندنی ہوا کرتی ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۶)

المدد یا غوثِ اعظم دَستگیر بے کساں   پھنس گئی ہے ناؤ طوفاں میں لگادیں آپ پار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۲۲)

مری ڈُوبتی ناؤ کو دو سہارا ذرا جلد آؤ اِدھر غوثِ اعظم
یہاں بھی سہارا وہاں بھی سہارا اِدھر غوثِ اعظم اُدھر غوثِ اعظم
میں بغداد کا کوئی سگ ہوتا اور کاش! مجھے رکھتے تم باندھ کر غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۸)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! پیروں کے پیر، پیرِ دَسْتْ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، غوثِ صمدانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، شیخ سیِّد ابو محمّد عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسی شان و شوکت والے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وجودِ مسعود کی برکت سے شیطان بھاگ گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اس مردود کے خفیہ وار سے محفوظ ہو گئیں۔

معلوم ہوا! شیطان بڑا مکّار و عیّار ہے، وہ طرح طرح کے جادُوئی کرتب (Magical tricks) بھی دکھاتا ہے، اس کے وار سے ہمیشہ خبردار رہنا چاہئے، اپنی عقل وہوشیاری پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے فضل وکرم پر نظر رکھنی چاہئے۔ یاد رہے! جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے، جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضرور آتا ہے، جس کا ایمان جتنا مضبوط ہوتا ہے، اس کے پاس اسی قدر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوتی ہے، لہٰذا وہاں شیطان بہُت زیادہ زور لگاتا ہے۔ ہمارے پیر و مرشد حُضُورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے پاس ایمان واعمال کے خزانے کے انبار دیکھ کر شیطان نے ڈاکا ڈالنے اور آپ کو گمراہ کرنے کی خطرناک کوشش کی مگر اللہ پاک کے فضل و کرم اور ولیوں کے سردار، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی برکت سے وہ مردود ناکام و نامُراد ہو گیا۔

دمِ نزع شیطاں نہ ایمان لے لے حفاظت کی فرما دعا غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۵۳)

مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن

اے عاشقانِ غوث الاعظم! آیئے! ایمان واعمال کی حفاظت کے لئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، آیئے! شیطانی چالوں سے بچنے کے لئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیجئے، آیئے! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری عطاری سلسلے میں مرید ہو کر فیضانِ غوثِ پاک سے مالا مال ہو جایئے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کی چند جھلکیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنے پیرو مرشد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بے حد محبت ہے۔ آیئے! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے آپ کی محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

(1) امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبت کی واضح دلیل ہے جس میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شانِ اقدس میں بھی کئی کلام اور غوثیہ نعرے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (2) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کے دوران وقتاً فوقتاً حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان بیان فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی منقبت کے اشعار پڑھتے اور ساتھ ساتھ غوثیہ نعرے بھی لگاتے ہیں۔ (3) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت و کرامت کے تعلق سے مختلف رسائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (4) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سالہا سال سے ربیعُ الآخر

کے مبارک مہینے میں حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرسِ مبارک شایانِ شان طریقے سے مناتے چلے آرہے ہیں(5)ماہِ ربیع الاخر میں ہفتہ وار مدنی مذاکروں کے علاوہ بڑے اِہتمام کے ساتھ گیارہویں شریف کی نسبت سے **11 مدنی مذاکرے** بھی ہوتے ہیں، ملک و بیرونِ ملک کے لاکھوں عاشقانِ رسول یہ مدنی مذاکرے دیکھنے سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان مدنی مذاکروں میں روزانہ ہی **جلوسِ غوثیہ** کی ترکیب ہوتی ہے، دورانِ جلوس امیرِ اہلسنّت کے ہاتھوں میں **مدنی پرچم** بھی ہوتا ہے، جس میں ایک رنگ **مزارِ غوثِ اعظم** کے **گنبد شریف** سے بھی نسبت رکھتا ہے۔(6) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاندان، آل واولاد، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنوار، گنبد ومینار، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہر الغرض آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے تعلق ونسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے بے انتہا محبت فرماتے ہیں۔(7) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کا مظہر ہیں۔(8) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صرف قادری سلسلے میں ہی مرید کرتے ہیں۔(9) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ہر بیان ومدنی مذاکرے میں عاشقانِ رسول کو حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مرید وطالب کرواکر انہیں بھی غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا غلام بنادیتے ہیں۔ (10) آپ، حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔(11) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے **بڑی گیارہویں شریف** کی بڑی رات کے موقع پر ملک وبیرونِ ملک "**اجتماعِ غوثیہ**" کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جن میں کبھی **شانِ غوثِ اعظم** تو کبھی **سیرتِ غوثِ اعظم**، کبھی **خاندانِ غوثِ اعظم** تو کبھی **کردارِ غوثِ اعظم** وغیرہ کے موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** اور **مناقبِ غوثِ اعظم** کا سلسلہ ہوتا ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گیارہویں شریف کی رات میں عاشقانِ رسول کو **بغدادی نسخہ** استعمال کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔(12) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر عاشقانِ رسول کے لئے بڑی

گیارہویں شریف کی رات میں **لنگرِ غوثیہ** کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ **امیرِ اہلسنت** کی ترغیب پر سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں غوثِ پاک کے **ایصالِ ثواب کے لیے روزہ** رکھنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

القاباتِ غوثِ اعظم

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، **شہنشاہِ بغداد، سرکارِ غوثِ اعظم** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کتنے پیارے پیارے **القابات** سے یاد کرتے ہیں، ان القابات سے آپ کی غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سچی محبت کی جھلک بھی نظر آتی ہے، آیئے! ہم بھی وہ القابات سُنتے ہیں:

گیارہویں والے آقا، پیروں کے پیر، پیر دَستگیر، روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، **غوثُ الصَّمَدانی**، قِندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں۔

اللہ کریم ہم سب کو **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صدقے میں حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین

مُرید ہونے کے فائدے

یاد رہے! کسی پیرِ کامل سے مُرید ہونے کی بہت برکتیں اور فائدے ہیں، مثلاً اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے، ☆ **نماز روزے** کی پابندی نصیب ہوتی ہے، ☆ **فرض علوم** سیکھنے کی مدنی سوچ ملتی ہے، ☆ **حلال، حرام** کی پہچان نصیب ہوتی ہے ☆ **اِحترامِ مسلم و جذبۂ ایمانی** نصیب ہوتا ہے، ☆ شیطان سے حفاظت ہوتی ہے، ☆ دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے ☆ بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے، ☆ دِین کی معلومات حاصل ہوتی ہے، ☆ گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے، ☆ دِینی و دنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں، ☆ انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔ ☆ امیرِ

اہلسنّت سے بیعت ہو کر لوگوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے، کیا کیا برکتیں نصیب ہوئیں ☆امیرِ اہلسنّت سے مُرید ہو کر عالِم بن گئے ☆مُفتی بن گئے، ☆حافظ بن گئے، ☆گھر میں مدنی ماحول بن گیا، ☆داڑھیاں آگئیں، ☆عمامے سج گئے، ☆مدینے کی محبت نصیب ہو گئی، ☆حج کی رَغبت ہوئی، ☆کئی حاجی بن گئے، ☆نعتیں پڑھنے کا ☆نعتیں سُننے کا ذوق و شوق نصیب ہوا، ☆عشقِ رسول مِلا، ☆اعلیٰ حضرت کا تعارف ہوا، ☆غوثِ پاک کا تعارف ہوا۔ اِسی طرح اگر ہم غور کرتے جائیں تو ایسی سینکڑوں مثالیں ہوں گی کہ جو امیرِ اہلسنّت کا مُرید ہونے کی برکت سے نصیب ہوئیں۔ الغرض مُرید ہونے کی برکت سے انسان دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے۔

آیئے! فیضانِ غوث و رضا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ہر طرف نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن"** بھی ہے۔ شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1432ھ بمطابق ستمبر 2011 میں مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن"** کے ذریعے کم و بیش 65 ممالک کے طلبہ و طالبات نہ صرف دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں بلکہ بنیادی اسلامی تعلیمات مثلاً وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سیکھ رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **(www.dawateislami.net)** پر اِس شعبے کی تفصیلی معلومات اور داخِلہ فارم بھی موجود ہے، لہٰذا مدرسۃُ المدینہ آن لائن میں داخلے کے خواہشمند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی اِس ویب سائٹ کا (Visit) فرمائیں (دورِ حاضر کی ضرورت کے تقاضے اس شعبے کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش ہے، لہٰذا اس شعبے کی فیس بھی

ہے۔)۔

بِلا سلسلہ قادری فضلِ ربّ سے میں ہوں کس قدر بَخْتْوَر غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

"گھر میں آنے جانے کی" سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "گھر میں آنے جانے کی سنتیں و آداب" سنتے ہیں: ☆جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی، ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔(ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸) ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو، ☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر مدینہ! میں ہوں! دروازہ کھولو وغیرہ کہنا سنّت نہیں، ☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ

رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتے ہونے والے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اِجتماع کا موضوع بھی نہایت اہم ہے اور وہ ہے "**اولیائے کرام** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن **کے پاکیزہ اوصاف**"۔ جس میں ہم حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر نیک بندوں کا ذکرِ خیر سنیں گے۔ مثلاً ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے عبادت گزار تھے ، اس تعلق سے کچھ واقعات سننے کے ساتھ ساتھ دیگر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کی عبادت وریاضت سے متعلق بھی سنیں گے۔ ضمناً عبادتِ الٰہی کی اہمیت اور اس کے فوائد سے متعلق کچھ مدنی پھول بھی بیان ہوں گے۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین میں پائے جانے والے ایک زبردست وصف "**خوفِ خدا**" سے متعلق بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ ساتھ ہی خوفِ خدا کی اہمیت (Importance) اور اس کے فوائد بھی ذکر کئے جائیں گے۔ اس کے بعد علمِ دین کی اہمیت اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کے علمِ دین سیکھنے کے کچھ واقعات بھی پیش کئے جائیں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

(3) رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

(4) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

(6) دُرودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

سرکارِ اَبد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵